نظر ثانی واضافہ شدہ دوم ایڈیشن: رمضان 1439ھ/ مئی 2018ء

اعتکاف کے بنیادی مسائل، اہم ہدایات اور مفید تجاویز پر مشتمل ایک مفید رسالہ

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

اعتکاف کی حقیقت:

اللہ تعالیٰ کا قُرب اور ثواب حاصل کرنے کے لیے مسجد میں ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام مفتی محمد رضوان صاحب)

اعتکاف کی اقسام:

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں: واجب، سنت اور نفل۔

واجب اعتکاف

جب اعتکاف کی نذر اور منت مانی جائے تو اس کو واجب اعتکاف کہتے ہیں، جیسے کوئی شخص یوں کہے کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں اتنے دن کا اعتکاف کروں گا۔ (احکام اعتکاف، ردالمحتار، فتاویٰ محمودیہ، اعتکاف کے فضائل واحکام)

نوٹ: واجب اعتکاف کا رواج چونکہ بہت ہی کم ہے اس لیے اس سے متعلق مزید تفصیل کے لیے اہلِ علم سے رابطہ فرمائیں۔

نفل اعتکاف اور اس کے احکام

1: اللہ تعالیٰ کا قرب اور ثواب حاصل کرنے کے لیے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں ٹھہرنے کو نفلی اعتکاف کہتے ہیں، خواہ جتنی دیر بھی ہو۔ نفلی اعتکاف ایک مستقل عبادت ہے، اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ جب بھی مسجد جانا ہو تو نفلی اعتکاف کی نیت کر لیا کرے، جتنی دیر وہ مسجد میں ٹھہرا رہے گا اس کو اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا، البتہ مسجد سے نکلنے کے ساتھ ہی یہ اعتکاف ختم ہو جائے گا۔

(ردالمحتار علی الدرالمختار، مسائلِ اعتکاف از مفتی عبد الرؤف سکھروی صاحب، فتاویٰ محمودیہ، اعتکاف کے فضائل واحکام، احکام اعتکاف)

2: نفلی اعتکاف کے لیے کوئی وقت یا مدّت مقرر نہیں، بلکہ دن میں ہو، رات میں ہو، جب بھی چاہے اور جتنی دیر بھی چاہے یہ اعتکاف کیا جا سکتا ہے، اسی طرح اس کے لیے روزہ بھی ضروری نہیں اور اس اعتکاف میں سنت اعتکاف کی طرح پابندیاں بھی لاگو نہیں ہوتیں۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، مسائلِ اعتکاف)

3: یوں تو عام دنوں میں بھی نفلی اعتکاف کی بڑی فضیلت ہے لیکن رمضان المبارک میں اس کا ثواب مزید بڑھ جاتا ہے، اس لیے اس مبارک مہینے میں اس کا خصوصی اہتمام ہونا چاہیے۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف)

سنت اعتکاف اور اس کے احکام

سنت اعتکاف کی حقیقت:

رمضان المبارک کے آخری عشرے کے اعتکاف کو سنت اعتکاف کہا جاتا ہے۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، ردالمحتار، مسائل اعتکاف)

رمضان المبارک کے آخری عشرے کے اعتکاف کی شرعی حیثیت:

رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف سنتِ مؤکدہ ہے، البتہ حضراتِ فقہاء کرام نے اس کو سنت علی الکفایہ قرار دیا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ویسے تو ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اس فضیلت اور ثواب کے کام کو سرانجام دے لیکن اگر کسی مسجد میں کوئی ایک شخص بھی اعتکاف کرلے تو سب کی جانب سے سنت ادا ہوجاتی ہے، لیکن اگر کوئی بھی شخص اعتکاف کے لیے نہ بیٹھے تو سب پر سنت چھوڑنے کا وبال ہوگا۔اس لیے مساجد کی انتظامیہ اور اہلِ محلہ اس بات کا خصوصی خیال رکھیں کہ مسجد میں کوئی نہ کوئی اعتکاف کرنے والا ضرور ہونا چاہیے۔

(صحیح البخاری رقم:2026 مع اعلاء السنن، احکامِ اعتکاف، امداد الاحکام، ردالمحتار علی الدر المختار، مسائل اعتکاف، فتاویٰ محمودیہ)

رمضان کا سنت اعتکاف کتنے دن کا ہوتا ہے؟

رمضان کا سنت اعتکاف پورے آخری عشرے کا ہوتا ہے، اس لیے جو حضرات عشرے سے کم کے اعتکاف کے لیے بیٹھنا چاہیں تو ان کا اعتکاف نفل کہلاتا ہے اور اس پر نفل اعتکاف ہی کے احکام جاری ہوتے ہیں۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، فتاویٰ محمودیہ)

نوٹ: جو لوگ کسی وجہ سے پورے عشرے کا اعتکاف نہیں کرسکتے تو ان کو جتنے دن کا موقع مل رہا ہو تو وہ اتنے ہی دن نفلی اعتکاف کے لیے بیٹھ جائیں، کیوں کہ اس کی بھی بڑی فضیلت ہے۔اسی طرح وہ حضرات جو دن کو کام کاج کی وجہ سے اعتکاف میں نہیں بیٹھ سکتے تو وہ رات کو ہی نفلی اعتکاف کرلیا کریں، اسی طرح چھٹی کے دنوں میں بھی اس نفلی اعتکاف کی فضیلت حاصل کی جاسکتی ہے۔(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف)

کون اعتکاف کے لیے بیٹھ سکتا ہے؟

1: ہر وہ مسلمان جو عاقل ہو وہ اعتکاف کے لیے بیٹھ سکتا ہے، چاہے مرد ہو یا عورت۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، مراقی الفلاح، ردالمحتار علی الدر المختار، مسائل اعتکاف)

2: اعتکاف میں بیٹھنے کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں ہے، اس لیے نابالغ لڑکا اگر سمجھ دار ہو تو وہ بھی اعتکاف میں بیٹھ سکتا ہے۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، مراقی الفلاح، ردالمحتار علی الدر المختار، مسائل اعتکاف، فتاوی محمودیہ)

سنت اعتکاف کب شروع ہوتا ہے اور کب ختم ہوتا ہے؟

1: رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف 21 رمضان کی رات سے شروع ہوتا ہے، اور جب عید کا چاند نظر آجائے تو یہ اعتکاف ختم ہو جاتا ہے۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، فتاویٰ محمودیہ)

2: اعتکاف کے لیے بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ 20 رمضان کو سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے اعتکاف کی نیت سے مسجد آجائے تاکہ جب سورج غروب ہونے لگے تو یہ اعتکاف کی حالت میں ہو، اور جب عید کا چاند نظر آجائے تو یہ اعتکاف ختم ہو جاتا ہے، اس کے بعد مسجد سے نکل سکتا ہے۔ یاد رہے کہ جو شخص 20 رمضان کو سورج غروب ہونے سے پہلے اعتکاف کے لیے نہیں بیٹھا بلکہ سورج غروب ہو جانے کے بعد بیٹھا تو اس کا اعتکاف سنت نہیں کہلائے گا، اب اگر اس کے باوجود بھی وہ بیٹھنا چاہے تو اس کا اعتکاف نفلی شمار ہوگا اور اس پر نفلی اعتکاف ہی کے احکام جاری ہوں گے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ رقم: 9741، اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، مسائلِ اعتکاف، فتاویٰ محمودیہ)

اعتکاف کے لیے نیت کے احکام:

1: اعتکاف کے لیے نیت کا ہونا ضروری ہے کہ دل میں نیت کرے کہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے رمضان کے آخری عشرے کا مسنون اعتکاف کرتا ہوں۔ دل میں نیت کافی ہے، البتہ زبان سے بھی یہ الفاظ ادا کرنا درست ہے لیکن ضروری نہیں۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، ردالمحتار علی الدر المختار، مسائلِ اعتکاف)

2: سنت اعتکاف کی یہ نیت 20 رمضان کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے کرنی ضروری ہے، اس لیے جس شخص نے مسجد آنے کے بعد بھی نیت نہیں کی حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا تو اب اس کے بعد اس کی نیت کا کوئی اعتبار نہیں۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، مسائلِ اعتکاف)

اعتکاف کون سی جگہ درست ہے؟

1: اعتکاف صحیح ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ مسجد ہی میں ہو، یہی وجہ ہے کہ مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ اعتکاف کرنا درست نہیں۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، امداد الاحکام، رد المحتار علی الدر المختار، مسائل اعتکاف، فتاویٰ محمودیہ)

2: اعتکاف کے لیے سب سے افضل جگہ مسجد حرام ہے، پھر مسجد نبوی، پھر مسجد اقصیٰ، پھر اس کے بعد کسی بھی جامع مسجد میں اعتکاف کرنا افضل ہے، اور جامع مسجد میں اعتکاف کے افضل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کی نماز کے لیے باہر جانا نہیں پڑتا۔ ویسے تو اعتکاف ہر اس مسجد میں بھی جائز ہے جس میں صرف پنج وقتہ نماز ادا کی جاتی ہو اور جمعہ نہ ہوتا ہو، البتہ جس مسجد میں پنج وقتہ نماز ادا نہیں کی جاتی وہاں اعتکاف جائز تو ہے لیکن افضل نہیں، البتہ اگر کسی کو جامع مسجد اور پنج وقتہ نماز والی مسجد میسر نہ ہو تو وہ ایسی مسجد ہی میں اعتکاف کو غنیمت جانے۔

(سنن ابی داؤد رقم: 2475، مصنف عبد الرزاق رقم: 8009، احکامِ اعتکاف، رد المحتار، مسائل اعتکاف، فتاویٰ محمودیہ، احسن الفتاویٰ)

مسجد کی شرعی حدود اور ان سے واقفیت حاصل کرنے کی ضرورت

1: اعتکاف چونکہ مسجد میں ہوا کرتا ہے اس لیے معتکف کے لیے ضروری ہے کہ وہ مسجد کی شرعی حدود سے واقفیت حاصل کرے، کیوں کہ اس سلسلے میں ذرا سی بھی کوتاہی اعتکاف کو فاسد کرسکتی ہے، اس لیے اعتکاف شروع کرنے سے پہلے مسجد کی انتظامیہ یا بانی سے مسجد کی شرعی حدود معلوم کرلینی چاہیے کہ کون کون سی جگہیں عینِ مسجد میں داخل ہیں اور کون کون سی جگہیں داخل نہیں۔

اہم گزارش: مساجد کی انتظامیہ کو چاہیے کہ وہ اعتکاف سے قبل ہی مسجد کی شرعی حدود کی تعیین اور نشاندہی کرلیں تاکہ اس معاملے میں معتکفین کے لیے سہولت رہے۔

2: ویسے تو مسجد اس پورے احاطے کو کہا جاتا ہے جو مسجد کے لیے وقف ہوتا ہے لیکن اعتکاف کا تعلق صرف عینِ مسجد ہی کے ساتھ ہے۔ عینِ مسجد سے مراد وہ تمام جگہ ہے جس کو مسجد کے بانی نے خاص مسجد قرار دی ہو، جو نماز کے لیے مخصوص ہو، جس میں چپل پہن کر نہ چلا جاتا ہو اور جہاں جُنبی شخص کا داخلہ جائز نہ ہو؛ اعتکاف صرف اسی جگہ جائز ہے۔ مسجد کی ان حدود کے علاوہ جو جگہ مسجد کے احاطے میں تو ہو لیکن عینِ مسجد میں شامل نہ ہو تو وہاں جانے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا، جیسے وضو خانہ، غسل خانہ، مسجد کا گودام، امام اور مؤذن کا کمرہ، جنازہ گاہ وغیرہ؛ یہ جگہیں عموماً عینِ مسجد سے خارج ہوا کرتی ہیں،

البتہ ان میں سے اگر کسی جگہ سے متعلق مسجد کے بانی نے صراحت کی ہو کہ یہ جگہ عینِ مسجد میں شامل ہے تو اس صورت میں وہاں جانے سے اعتکاف پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

3: درجہ ذیل جگہیں عموماً مسجد میں داخل ہوا کرتی ہیں:

(الف) مسجد کا محراب، اندرونی ہال، برآمدہ، صحن اور چھت، اسی طرح ہر وہ جگہ جس کو مسجد کے بانی نے عینِ مسجد قرار دی ہو تو وہ بھی مسجد ہی کا حصہ شمار ہوگی، معتکف کے لیے وہاں جانا جائز ہے، البتہ اگر ان میں سے کسی جگہ کو مسجد کے بانی نے عینِ مسجد سے خارج رکھا ہو تو ایسی صورت میں وہاں جانے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

(ب) مسجد کی چھت چونکہ مسجد ہی کا حکم رکھتی ہے اس لیے اعتکاف کی حالت میں وہاں جانا جائز ہے، البتہ اگر چھت پر جانے کے لیے راستہ عینِ مسجد سے باہر بنایا گیا ہو تو اس کے ذریعے چھت پر جانا جائز نہیں۔ یہی حکم اس مسجد کا بھی ہے جو کئی منزلہ ہو کہ اگر اوپر جانے کا راستہ مسجد کی شرعی حدود کے اندر ہی ہو تو اوپر کی منزلوں میں جانا جائز ہے، اور اگر راستہ مسجد سے باہر ہو تو ایسی صورت میں وہاں جانے سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

(ج) معتکف کے لیے پوری مسجد اعتکاف کی جگہ ہے، اس لیے عینِ مسجد میں جس جگہ وہ جانا چاہے جا سکتا ہے، جس جگہ بھی اعتکاف کے لیے بیٹھنا چاہے بیٹھ سکتا ہے۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، امداد الاحکام، مسائلِ اعتکاف، ردالمحتار، فتاویٰ محمودیہ)

معتکف کے لیے چادریں لگانے کا حکم:

1: معتکف اعتکاف کے لیے جس جگہ بیٹھنا چاہے وہاں اپنے ارد گرد چادریں لگا سکتا ہے، لیکن اگر کوئی چادر لگائے بغیر ہی اعتکاف کے لیے بیٹھ جائے تب بھی کوئی حرج نہیں۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، مسائلِ اعتکاف)

2: معتکف نے اپنے لیے جو جگہ مخصوص کی ہو تو اگر وہ اس سے ہٹ کر مسجد کی شرعی حدود میں کسی اور جگہ آرام کرنا چاہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، فتاویٰ محمودیہ)

سنت اعتکاف کے لیے روزے کی شرط:

سنت اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے، روزے کے بغیر اعتکاف درست نہیں ہوتا، یہی وجہ ہے کہ اگر اعتکاف

کے دوران معتکف نے کسی بھی وجہ سے روزہ نہیں رکھایا اس کا روزہ کسی بھی وجہ سے ٹوٹ گیا تو اس کا اعتکاف بھی ٹوٹ جائے گا۔

(سنن ابی داؤد رقم: 2475، اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، ردالمحتار علی الدر المختار، آپ کے مسائل اور ان کا حل، فتاویٰ عثمانی)

کن چیزوں سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے اور کن چیزوں سے نہیں ٹوٹتا؟

1: معتکف کے لیے ضروری ہے کہ وہ اعتکاف کے ایام میں مسجد کی شرعی حدود ہی میں رہے، کسی شرعی عذر کے بغیر مسجد سے نہ نکلے۔ معتکف اگر کسی عذر کے بغیر مسجد سے نکل جائے چاہے بھول کر ہو یا جان بوجھ کر تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا، البتہ اگر اعتکاف بھول کر یا غلطی سے ٹوٹ جائے تو اس کا گناہ نہیں ہوتا۔

(سنن ابی داؤد رقم: 2475، احکامِ اعتکاف، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ردالمحتار علی الدر المختار، مسائلِ اعتکاف)

2: مسجد سے نکلنا اس وقت کہلائے گا جب دونوں پاؤں مسجد سے اس طرح باہر نکل جائیں کہ اسے عرف میں مسجد سے نکلنا کہا جاسکے۔ اس لیے معتکف مسجد میں رہتے ہوئے صرف سر، یا ہاتھ، یا ایک پاؤں، یا بیٹھ کر یا لیٹ کر صرف دونوں پاؤں باہر نکال دے تو اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا۔ (صحیح البخاری رقم: 2028، اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، فتاویٰ محمودیہ)

3: معتکف قضائے حاجت اور پیشاب کے لیے مسجد سے باہر جاسکتا ہے، لیکن اگر فراغت کے بعد تھوڑی دیر بھی وہاں ٹھہر گیا تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا، البتہ اگر وضو کرنا چاہے تو وضو کے لیے ٹھہر سکتا ہے، لیکن فراغت کے بعد فوراً مسجد لوٹ آنا ضروری ہے۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، ردالمحتار علی الدر المختار، مراقی الفلاح، مسائلِ اعتکاف)

4: معتکف اگر قضائے حاجت کے لیے نکلے اور وہاں جا کر معلوم ہو کہ بیت الخلا مصروف ہے تو وہ وہاں انتظار بھی کرسکتا ہے۔

(احسن الفتاویٰ، اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف)

5: معتکف کے لیے اگر کسی معقول عذر کی وجہ سے مسجد کے بیت الخلا کا استعمال سخت دشوار ہو تو وہ قضائے حاجت کے لیے گھر بھی جاسکتا ہے۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، ردالمحتار علی الدر المختار، فتاویٰ محمودیہ)

6: معتکف کو وضو کی ضرورت ہو اور مسجد کی شرعی حدود میں وضو کرنے کا انتظام بھی ہو تو ایسی صورت میں وضو کے لیے مسجد سے نکلنا جائز نہیں، البتہ اگر وضو کا انتظام نہ ہو تو وضو کے لیے مسجد سے باہر نکلنا جائز ہے، اسی طرح اگر وضو خانے میں رش ہو تو وہاں انتظار بھی کرسکتا ہے، البتہ وضو سے فارغ ہوتے ہی فوراً مسجد لوٹ آنا ضروری ہے۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، مسائلِ اعتکاف، فتاویٰ محمودیہ، احسن الفتاویٰ)

7: معتکف کو ہر نماز کے لیے خواہ وہ فرض ہو، واجب ہو، سنت ہو، نفل ہو، قضا نماز ادا کرنی ہو، تلاوت کرنی ہو، یا سجدہ تلاوت ادا کرنا ہو؛ ان سب کے لیے جس وقت بھی چاہے وضو کرنے کے لیے مسجد سے باہر جانا جائز ہے اگر مسجد میں وضو کا انتظام نہ ہو۔ البتہ اگر معتکف پہلے سے باوضو ہو تو اسے دوبارہ وضو کرنے کے لیے مسجد سے نکلنا درست نہیں، لیکن اگر عینِ مسجد ہی میں وضو کا انتظام ہو تو باوضو ہوتے ہوئے بھی دوبارہ وضو کر سکتا ہے۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، مسائلِ اعتکاف، احسن الفتاویٰ)

8: ضرورت ہو تو معتکف مسجد میں ریح یعنی ہوا بھی خارج کر سکتا ہے۔ (احکامِ اعتکاف، اعتکاف کے فضائل واحکام، احسن الفتاویٰ)

9: معتکف کو اگر احتلام ہو جائے تو مناسب یہ ہے کہ فوراً مسجد سے نکل جائے اور غسل کر کے فوراً مسجد لوٹ آئے۔ مسجد سے نکلنے کے لیے کوئی خاص طریقہ نہیں بلکہ جیسے بھی ہو مسجد سے نکلنا درست ہے، لیکن اگر فوراً مسجد سے نکلنے کا یا غسل کرنے کا موقع نہ ہو تو تیمّم کر کے مسجد ہی میں رہے، پھر جب موقع ملے تو جا کر غسل کر کے مسجد لوٹ آئے۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، رد المحتار علی الدر المختار، مسائلِ اعتکاف)

10: اعتکاف کی حالت میں کلی کرنے، مسواک یا ٹوتھ پیسٹ کرنے اور سر دھونے کے لیے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں، اگر ان کاموں کے لیے مسجد سے باہر چلا جائے چاہے بھول کر ہو، غلطی سے ہو یا جان بوجھ کر ہو تو اس سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ اس لیے ان کاموں کی اگر ضرورت پڑ رہی ہو تو مسجد ہی میں ان کے لیے ایسا مناسب انتظام کر لیا جائے کہ ان کے لیے مسجد سے باہر جانا بھی نہ پڑے اور پانی بھی مسجد میں نہ گرے۔ اسی طرح ہاتھ دھونے اور برتن دھونے کے لیے مسجد ہی میں مناسب انتظام کر لینا چاہیے۔ (مسائلِ اعتکاف، اعتکاف کے فضائل واحکام)

11: معتکف جب وضو کے لیے جائے تو وضو کے دوران، مسواک اور ٹوتھ پیسٹ بھی کر سکتا ہے، صابن بھی استعمال کر سکتا ہے، بس کوشش کرے کہ ان اضافی کاموں میں وقت زیادہ خرچ نہ ہو۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، احسن الفتاویٰ)

12: اعتکاف کی حالت میں کنگھی کرنا، ناخن اور بال کاٹنا بھی جائز ہے البتہ اس بات کا خیال رکھے کہ ناخن اور بال مسجد میں نہ گرنے پائیں۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف)

13: معتکف جب وضو یا قضائے حاجت کی ضرورت کے لیے مسجد سے نکلے تو آتے جاتے چلتے چلتے تو کسی کے ساتھ بات چیت، دعا سلام کر سکتا ہے، لیکن اگر وہ ان کاموں کے لیے تھوڑی دیر بھی ٹھہر گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

(سنن ابی داؤد رقم: 2474، اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، امداد الاحکام، فتاویٰ محمودیہ)

14: معتکف کے بدن یا جسم پر اگر کوئی نجاست لگ جائے اور مسجد میں اس کو دھونے کا کوئی انتظام نہ ہو یا مسجد میں اس کو دھونا مشکل ہو تو اس ناپاکی کو دور کرنے کے لیے مسجد سے نکل سکتا ہے۔(مسائلِ اعتکاف، اعتکاف کے فضائل واحکام)

15: معتکف کو پیشاب کے قطرے کا مرض ہو جس کی وجہ سے اس کو استنجا کی ضرورت پیش آ رہی ہو تو وہ استنجا کے لیے مسجد سے باہر نکل سکتا ہے۔ (مسائلِ اعتکاف، اعتکاف کے فضائل واحکام)

16: اگر کوئی اس قدر بیمار ہوا کہ اس کو روزہ توڑنے کی نوبت پیش آئی تو روزہ توڑنے سے اس کا اعتکاف بھی ٹوٹ جائے گا۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، ردالمحتار علی الدرالمختار)

17: اعتکاف کی حالت میں مسجد میں کھانا پینا جائز ہے، البتہ اس کے لیے مناسب انتظام ہونا چاہیے تاکہ مسجد کی صفائی بھی متاثر نہ ہو اور دوسروں کو تکلیف بھی نہ ہو۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، ردالمحتار علی الدرالمختار، مسائل اعتکاف، فتاویٰ محمودیہ)

18: معتکف کو کھانے پینے کی حاجت ہو اور کوئی لانے والا نہ ہو تو ایسی صورت میں وہ خود جا کر بھی لا سکتا ہے۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، ردالمحتار، فتاویٰ محمودیہ)

19: اعتکاف کی حالت میں صرف غسلِ جنابت کے لیے مسجد سے نکلنا جائز ہے، اس کے علاوہ جو غسل صفائی یا ٹھنڈک کے لیے ہو یا جمعہ کا مسنون غسل ہو تو اس کے لیے مسجد سے نکلنا جائز نہیں کیوں کہ اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، امدادالاحکام، فتاویٰ عثمانی)

20: اگر کوئی شخص صفائی یا ٹھنڈک کے لیے غسل کرنا چاہے تو اس کے لیے مسجد ہی میں ایسا انتظام کرلے کہ پانی مسجد کے فرش پر نہ گرے، جیسے کسی ایسے ٹب یا بڑے برتن کا انتظام کر لیا جائے جس میں مناسب پردے کے ساتھ غسل کیا جا سکتا ہو۔(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، ردالمحتار علی الدرالمختار، مسائلِ اعتکاف، فتاویٰ محمودیہ)

دوسری صورت یہ ہے کہ مسجد میں کسی مناسب جگہ عارضی غسل خانہ بنایا جائے، جو صرف غسل کے لیے ہو اور اس کا پانی مسجد کے فرش پر نہ گرے۔ عارضی غسل خانہ بنانے کے لیے مستند اہلِ علم کی زیرِ نگرانی مناسب کوشش کرنی چاہیے۔

اگر مسجد میں ایسا کوئی انتظام نہ ہو سکتا ہو اور معتکف کو گرمی یا کسی اور وجہ سے نہانے کی شدید حاجت ہو رہی ہو تو ایسی شدید مجبوری میں بعض اہلِ علم نے اتنی اجازت دی ہے کہ جب قضائے حاجت کے لیے جائے تو ساتھ میں جلدی سے غسل بھی کرتا آئے، اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا، البتہ کوشش یہ ہو کہ اس اجازت پر شدید مجبوری ہی میں عمل کیا جائے۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، آپ کے مسائل اور ان کا حل، فتاویٰ محمودیہ، فتاویٰ دارالعلوم زکریا)

21: بہتر یہ ہے کہ اعتکاف ایسی مسجد میں کرے جہاں جمعہ کی نماز ادا کی جاتی ہو، لیکن اگر کوئی شخص ایسی مسجد میں اعتکاف کے لیے بیٹھے جہاں جمعہ نہ ہوتا ہو تو وہ جمعہ کی نماز کے لیے دوسری مسجد جا سکتا ہے۔ جمعہ کے لیے جاتے ہوئے بہتر یہ ہے کہ وہ ایسے وقت میں مسجد سے نکلے جب اس کو اندازہ ہو کہ جامع مسجد پہنچ کر چار رکعات سنت ادا کر کے اس کے بعد خطبہ شروع ہو سکے۔ جمعہ کی فرض نماز ادا کرنے کے بعد چاہے تو سنتیں بھی وہاں ادا کر سکتا ہے۔

(اعتکاف کے فضائل و احکام، احکامِ اعتکاف، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، رد المحتار علی الدر المختار، مسائلِ اعتکاف)

22: کوئی شخص جمعہ کے لیے کسی جامع مسجد گیا اور پھر واپس نہ آیا بلکہ وہیں اعتکاف کے لیے ٹھہر گیا تو اعتکاف تو صحیح ہو جائے گا لیکن ایسا کرنا مناسب نہیں۔

(اعتکاف کے فضائل و احکام، احکامِ اعتکاف، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، رد المحتار علی الدر المختار، مسائلِ اعتکاف)

23: اگر کوئی مؤذن اعتکاف کے لیے بیٹھا ہو اور اذان کی جگہ مسجد کی شرعی حدود سے باہر ہو تو اذان دینے کے لیے مسجد کی شرعی حدود سے باہر نکلنا جائز ہے، مگر اذان کے بعد فورًا مسجد لوٹ آئے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص باقاعدہ مؤذن تو نہیں لیکن کسی وقت اذان دینے کے لیے اسے مسجد کی شرعی حدود سے باہر نکلنا پڑے تو اذان کی غرض سے باہر نکلنا جائز ہے۔ (اعتکاف کے فضائل و احکام، احکامِ اعتکاف، رد المحتار علی الدر المختار، مسائلِ اعتکاف)

اعتکاف سے متعلق چند اہم باتیں

1: معتکف مسجد میں دنیوی باتیں کر سکتا ہے البتہ مسجد کے تقدس کا خیال رکھتے ہوئے فضول گپ شپ سے اجتناب کرے۔ اسی طرح گپ شپ کی محفلیں لگانا بھی اعتکاف کی روح اور مسجد کے تقدس کے خلاف ہے۔

2: معتکف مناسب طریقے سے موبائل فون استعمال کر سکتا ہے البتہ یہ چیزیں ضرورت کی حد تک رکھے، موبائل کا بے جا استعمال مسجد کے احترام اور اعتکاف کی روح کے خلاف ہے۔

3: معتکف کو چاہیے کہ اپنے اوقات زیادہ سے زیادہ قیمتی بناتے ہوئے تلاوت، ذکر، نفلی عبادات اور دعاؤں کا خصوصی اہتمام کرے، مستند دینی کتب کا مطالعہ کرے، دین کی ضروری باتیں سیکھنے کی بھرپور کوشش کرے، اگر کسی کے ذمے قضا نمازیں یا سجدہ تلاوت ہوں تو ان کی ادائیگی کی فکر کرے؛ غرض اعتکاف کے ایام میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے اعمال خوب سے خوب سر انجام دے تاکہ اعتکاف کا مقصد پورا ہو سکے۔

خواتین کے اعتکاف کے احکام

1: اعتکاف جس طرح مردوں کے لیے سنت ہے اسی طرح عورتوں کے لیے بھی سنت ہے۔اس لیے عورتوں کو بھی چاہیے کہ وہ اعتکاف کی فضیلت سے اپنے آپ کو محروم نہ رکھیں۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، ردالمحتار علی الدر المختار، مسائلِ اعتکاف، فتاویٰ محمودیہ)

2: حیض و نفاس کی حالت میں عورت کے لیے اعتکاف کرنا جائز نہیں، اس لیے اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے خواتین اس بات کا اطمینان کرلیں کہ کہیں ان کی ماہواری کی تاریخیں اعتکاف کے دوران تو آنے والی نہیں۔اگر ماہواری کی تاریخیں اعتکاف کے دوران ہی آرہی ہیں تو ایسی صورت میں اعتکاف کے لیے نہ بیٹھیں۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ردالمحتار علی الدر المختار، مسائلِ اعتکاف)

3: اعتکاف کے دوران کسی خاتون کو حیض یا نفاس آجائے تو اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے، اس کو چاہیے کہ اعتکاف ختم کرلے، اور بعد میں اس اعتکاف کی قضا کرلے۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، مسائلِ اعتکاف)

4: شادی شدہ خواتین اعتکاف میں بیٹھنا چاہیں تو اپنے شوہروں کی اجازت کے بعد ہی اعتکاف کے لیے بیٹھ سکتی ہیں۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ردالمحتار علی الدر المختار، مسائلِ اعتکاف)

5: نابالغ لڑکی اگر سمجھ دار ہو تو وہ بھی اعتکاف میں بیٹھ سکتی ہے۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ردالمحتار علی الدر المختار، مسائلِ اعتکاف)

6: جس طرح مردوں کا اعتکاف مسجد ہی میں جائز ہے اسی طرح عورت کا اعتکاف گھر کی مسجد ہی میں درست ہے۔گھر کی مسجد سے مراد وہ جگہ ہے جس کو نماز کے لیے مخصوص کیا گیا ہو۔اس سے معلوم ہوا کہ عورت کا اعتکاف گھر کے صرف اسی حصے میں جائز ہے جو اس کی نماز کے لیے مخصوص ہو۔اگر عورت نے اپنی نماز کے لیے کوئی جگہ مخصوص نہیں کی ہو کہ جہاں وہ عموماً نماز ادا کرتی ہو بلکہ کبھی کہاں پڑھ لی تو کبھی کہاں، تو ایسی صورت میں اگر وہ کسی جگہ اعتکاف کے لیے بیٹھ جائے تو اس کا اعتکاف درست نہیں، بلکہ ایسی صورت میں وہ پہلے اپنی نماز کے لیے جگہ خاص کرے کہ نماز اسی جگہ ادا کرے گی تو پھر وہ اس جگہ اعتکاف کے لیے بیٹھ سکتی ہے۔اہلِ علم فرماتے ہیں کہ گھر میں کوئی ایسی جگہ مقرر کرلینا مستحب ہے جہاں خواتین اور گھر کے دیگر افراد نماز اور دیگر عبادات ادا کرلیا کریں۔جو خواتین اعتکاف میں بیٹھنے کی خواہش مند ہوں تو وہ پہلے اپنی نماز کے لیے ایسی جگہ مقرر کرلے جہاں وہ بسہولت اعتکاف کرسکے، پھر اس کے بعد وہ اسی جگہ اعتکاف کے لیے بیٹھ جائے۔اگر عورت نے اپنی نماز کے لیے کوئی جگہ تو مخصوص کررکھی ہے لیکن اس جگہ اعتکاف کرنا مشکل ہو تو ایسی صورت

میں پہلے وہ اپنی نماز کے لیے کوئی ایسی جگہ منتخب کر لے جہاں وہ سہولت کے ساتھ اعتکاف کر سکے، پھر اس کے بعد وہ اسی جگہ اعتکاف کے لیے بیٹھ جائے، بھلے وہ اعتکاف کے بعد کسی وجہ سے اس جگہ پابندی کے ساتھ نماز ادا نہ کر سکے۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، رد المحتار علی الدر المختار، مسائلِ اعتکاف، فتاویٰ محمودیہ)

7: گھر میں جس جگہ کو نماز کے لیے مخصوص کیا گیا ہو تو وہ پوری اعتکاف کی جگہ کہلائے گی، البتہ عورت اپنے اعتکاف کے لیے اتنی جگہ گھیر سکتی ہے جہاں وہ سہولت کے ساتھ نماز بھی ادا کر سکے اور آرام بھی کر سکے۔

8: عورت اپنے اعتکاف کی جگہ کے ارد گرد پردے لگا سکتی ہے، لیکن اگر بغیر پردوں کے اعتکاف میں بیٹھنا چاہے تو یہ بھی جائز ہے، البتہ اس بات کا خصوصی دھیان رہے کہ جتنی جگہ اعتکاف کے لیے گھیری ہو وہاں کوئی نشانی لگا دے تاکہ غلطی سے کہیں اس سے باہر نہ چلی جائے، ورنہ تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ (اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف)

9: 20 رمضان کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے عورت اعتکاف کی نیت سے اپنے اعتکاف کی جگہ آ جائے تاکہ جب سورج غروب ہونے لگے تو یہ اعتکاف کی حالت میں ہو، اور جب عید کا چاند نظر آ جائے تو یہ سنت اعتکاف ختم ہو جاتا ہے۔(اعتکاف کے فضائل واحکام، مسائلِ اعتکاف، فتاویٰ محمودیہ)

10: عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ پورے عشرے میں اپنے اعتکاف کی جگہ ہی میں رہے، اگر اس جگہ سے کسی شرعی عذر کے بغیر نکل گئی چاہے بھول کر ہو یا جان بوجھ کر تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، رد المحتار علی الدر المختار، مسائلِ اعتکاف)

11: عورت اپنے اعتکاف کی جگہ سے صرف انہی ضروریات کے لیے نکل سکتی ہے جن کے لیے نکلنا مردوں کے لیے جائز ہے۔(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، رد المحتار علی الدر المختار، مسائلِ اعتکاف)

12: مرد چونکہ مسجد میں اعتکاف کرتے ہیں اس لیے ان کے لیے کئی چیزیں اس لیے ممنوع ہوتی ہیں کہ وہ مسجد کے احترام کے خلاف ہوتی ہیں، لیکن عورت جہاں اعتکاف کرتی ہے وہ گھر کی مسجد تو کہلاتی ہے لیکن اس پر حقیقی مسجد کے احکام جاری نہیں ہوتے، یہی وجہ ہے کہ عورت اعتکاف کی جگہ دنیوی بات چیت بھی کر سکتی ہے، گھر کے کام کاج بھی کر سکتی ہے، سینے پرونے کے کام بھی کر سکتی ہے، گھر کے افراد کو مشورہ بھی دے سکتی ہے؛ غرض اعتکاف کی جگہ بیٹھے بیٹھے ایسے دنیوی کام کر سکتی ہے اور ان کی وجہ سے اعتکاف پر کوئی اثر بھی نہیں پڑتا، لیکن کوشش کرے کہ اعتکاف کے دوران اپنے اوقات زیادہ سے زیادہ عبادات میں خرچ کرے، اور کوئی ضرورت نہ ہو تو ان دنیوی کاموں سے جتنا ہو سکے دور رہے۔

(اعتکاف کے فضائل واحکام، احکامِ اعتکاف، مسائلِ اعتکاف)

13: جو خواتین سنت اعتکاف کے لیے نہیں بیٹھ سکتیں تو انہیں چاہیے کہ وہ گھر کی مسجد میں نفل اعتکاف کے لیے بیٹھ جایا کریں، اس کی بھی بڑی فضیلت ہے۔ خواتین کے لیے نفل اعتکاف کے احکام وہی ہے جو کتاب کے شروع میں نفلی اعتکاف کی بحث میں بیان ہو چکے۔ (اعتکاف کے فضائل و احکام، فتاویٰ محمودیہ)

کن صورتوں میں اعتکاف توڑنا جائز ہے؟

جن صورتوں میں اعتکاف توڑنا جائز ہے ان میں سے چند یہ ہیں:

1: کوئی آدمی ایسا بیمار ہو جائے کہ اس کے لیے اعتکاف برقرار رکھنا مشکل ہو جائے یا اس کو علاج کے لیے مسجد سے نکلنا پڑ جائے۔

2: کسی شخص کے والدین یا بیوی بچے اس قدر بیمار پڑ جائیں کہ ان کے لیے مسجد سے نکلنے کی ضرورت پیش آجائے۔

3: جنازہ تیار ہو اور کوئی دوسرا نماز جنازہ پڑھانے والا نہ ہو۔

ان جیسی صورتوں میں اعتکاف توڑنا جائز ہے، البتہ اس کی قضا لازم ہے لیکن اس کی وجہ سے وہ گناہ گار نہیں ہو گا۔

(احکامِ اعتکاف)

اعتکاف کی قضا کا طریقہ

1: سنت اعتکاف جب ٹوٹ جائے تو اس کی قضا لازم ہوتی ہے۔ (احکامِ اعتکاف، فتاویٰ عثمانی)

2: قضا اعتکاف کے لیے روزہ بھی ضروری ہے، اس لیے اگر رمضان ہی میں قضا کرنا ہے تو اس صورت میں تو روزہ ہوتا ہی ہے، اور اگر رمضان کے علاوہ دیگر دنوں میں اعتکاف کی قضا کرنی ہے تو اس کے لیے روزہ رکھنا ضروری ہے۔

(احکامِ اعتکاف، فتاویٰ عثمانی، فتاویٰ محمودیہ)

3: رمضان کا سنت اعتکاف جب بھی ٹوٹ جائے تو صرف ایک دن کی قضا لازم ہوتی ہے۔

(احکامِ اعتکاف، فتاویٰ عثمانی، فتاویٰ محمودیہ)

4: اگر اعتکاف صبح صادق سے لے کر سورج غروب ہونے کے درمیان کسی وقت ٹوٹا ہو تو اس صورت میں صرف دن کی قضا لازم ہے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ صبح صادق کا وقت داخل ہونے سے پہلے قضا اعتکاف کی نیت سے مسجد آجائے، پھر جب سورج غروب ہو جائے تو یہ قضا اعتکاف پورا ہو جاتا ہے۔ اور اگر سورج غروب ہونے سے لے کر صبح صادق تک کسی وقت ٹوٹا ہے تو اس کی قضا کا طریقہ یہ ہے کہ سورج غروب ہونے سے پہلے قضا اعتکاف کی نیت سے مسجد آجائے، اور اگلے

دن جب سورج غروب ہو جائے تو اس اعتکاف کا وقت ختم ہو جائے گا۔ (احکامِ اعتکاف)

5: وہ حضرات جن کا اعتکاف ٹوٹ جائے اور رمضان کے ایام ابھی باقی ہوں تو وہ گھر جا سکتے ہیں، لیکن اگر وہ گھر نہ جانا چاہیں بلکہ اعتکاف کی نیت سے مسجد ہی میں رہنا چاہیں تو ان کا یہ اعتکاف نفلی کہلائے گا، ان کے ذمے سنت اعتکاف کی پابندیاں لاگو نہیں ہوں گی، البتہ انہیں چاہیے کہ وہ اسی رمضان میں اس اعتکاف کی قضا کر لیں، لیکن اگر وہ فی الحال قضا نہ کرنا چاہے تو بعد میں قضا کر لے، جس کا طریقہ اوپر بیان ہو چکا۔

ضروری ہدایات اور مفید تجاویز

1: معتکف کو اگر کوئی ایسا معاملہ پیش آ جائے کہ جس کے بارے میں اس کو علم نہ ہو کہ اس سے اعتکاف ٹوٹتا ہے یا نہیں، تو ایسی صورت میں پہلے کسی مستند عالم سے پوچھ لے، پھر اس کے بعد عمل کرے، کیوں کہ معتکف کا اعتکاف اسی صورت میں محفوظ رہ سکتا ہے جب وہ پوچھ پوچھ کر عمل کرتا رہے، ورنہ تو بہت سے لوگ پہلے کوئی کام کر ڈالتے ہیں اور پھر اس کے بعد پوچھتے ہیں کہ اس سے اعتکاف ٹوٹتا ہے یا نہیں؟ جس کی وجہ سے بہت سے لوگ ذرا سی غفلت کی وجہ سے اپنا اعتکاف فاسد کر لیتے ہیں، یہ انتہائی نقصان کی بات ہے۔

2: معتکفین حضرات اس بات کا خصوصی خیال رکھیں کہ ان کی ذات اور سامان کی وجہ سے کسی کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ پہنچے، نہ معتکفین کو اور نہ دیگر نمازیوں کو۔

3: معتکفین حضرات باہمی محبت، ہمدردی، تعاون، خدمت اور خوش اخلاقی کے ساتھ رہیں تاکہ اعتکاف میں کوئی ناخوش گوار واقعہ پیش نہ آئے اور اعتکاف چین و سکون کے ساتھ گزرے۔ اور اگر ایسا کوئی ناخوش گوار واقعہ پیش آ بھی جائے تو صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے معاملہ رفع دفع کرنے کی کوشش کریں۔

4: بہتر یہ ہے کہ مسجد میں سنت اعتکاف کرنے والے حضرات کے ساتھ ساتھ کوئی شخص نفلی اعتکاف میں بھی بیٹھ جائے تاکہ ضرورت کے موقع پر معتکفین کے ساتھ تعاون کر سکے، اس سے معتکفین کے لیے بڑی آسانی رہتی ہے۔

مبین الرحمٰن

بروزِ جمعہ 28 ستمبر 2018

نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

03362579499